https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.896

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
SZIC
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

تفسیر و اصول تفسیر میں شیخ عبد السلام رستمی کی تصنیفی خدمات کا جائزہ

A REVIEW OF THE AUTHORIAL SERVICES OF SHEIKH ABDUL SALAM ROSTAMI IN TAFSEER AND QURANIC SCIENCES.

Munir Iqbal
PhD Research Scholar, Department of Islamic and Religious Studies,
Hazara University, Mansehra

Dr. Muhammad Riaz Khan Alzahri
Associate Professor, Department of Islamic theology,
Islamic University Peshawar.

Abstract

Trying to understand and explain the Holy Qur'an is a blessing, more than which no other blessing can be imagined. Due to this theory, commentators in different regions of the world have served the Holy Qur'an in every era and its translation, Great efforts have been made in interpretation and teaching and understanding. In these services, the land of Khyber Pakhtunkhwa province is also very green and lush, the Pakhtun nation has provided valuable exegetical literature in Pashto language especially and in other languages generally in Quranic sciences. Due to the Quranic services, many famous and popular personalities have passed in this region, whose services have been recognized not only by the non-Ajam, but also by the Arabs. One of the great academic and spiritual personalities who performed this work was Sheikh Syed Abdul Salam Rostami. Sheikh Abdul Salam Rostami has written scholarly books in Al-Qur'an studies called Tansheet al-Izhan and Al-Durar al-Manuzumat fi Rabat al-Surah wal-Ayat. In this way, a good and meaningful commentary has been written in the name of Ahsan Al-Kalam. Teach the students the tafsir. As if his services in this chapter are very much. In this paper, his services in tafsir and usul tafsir have been evaluated. Thus, in the commentary, the characteristics of his works and the characteristics of the book have been mentioned.

Keywords: *Tafseer, Quranic Sciences, Scholarly, Services, Characteristics*

تمہید

قرآن کریم سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش ایک ایسی سعادت ہے، جس سے بڑھ کر کسی دوسری سعادت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔اس نظریے کی وجہ سے دنیا کے مختلف خطوں میں مفسرین نے ہر دور میں قرآن کریم کی خدمت کی ہے اور اس کے ترجمہ، تفسیر اور تدریس و تفہیم میں بڑی محنتیں کی ہیں۔ ان خدمات میں صوبہ خیبر پختونخوا کی سرزمین بھی بڑی سرسبز و شاداب ہے، پختون قوم نے پشتو زبان میں خصوصاً اور دیگر زبانوں میں عموماً علوم قرآنی میں قابل قدر تفسیری ادب فراہم کیا ہے۔ قرآنی خدمات کی وجہ سے اس خطے میں بہت ساری نامور اور مقبول شخصیات گزری ہیں، جن کی خدمات کا اعتراف نہ صرف یہ کہ عجم نے کیا ہے بلکہ عرب نے بھی اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔اس خطے میں قرآن کی تفسیر میں نمایاں خدمات انجام دینے والے نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ایک عظیم علمی وروحانی شخصیت شیخ سید عبد السلام رستمیؒ تھے۔

شیخ عبد السلام رستمیؒ نے علوم القرآن میں "تنشیط الاذھان" اور "الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات" کے نام سے علمی کتابیں لکھی ہیں۔ اس طرح "تفسیر احسن الکلام" کے نام سے ایک اچھی اور مایہ ناز تفسیر تحریر کی ہے۔ طلبہ کو دورہ ہائے تفسیر پڑھائے۔ گویا اس باب میں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ اس مقالہ میں تفسیر اور اصول تفسیر میں ان کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس طرح تفسیر میں ان کی تصانیف کا منہج اور کتاب کی خصائص و ممیزات کو ذکر کیا گیا ہے۔

مصنف کا تعارف اور تعلیمی سلسلہ

شیخ عبد السلام بن سید عبد الرؤف[1] کی ولادت اپنے آبائی گاؤں رستم میں ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء (۲۳ رمضان ۱۳۵۵ھ) کو ہوئی۔[2] آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔ چار سال کی عمر میں آپ کو اپنے علاقہ رستم میں واقع "مدرسۃ فیض الاسلام" کے نام سے پبلک سکول میں داخل کرایا گیا، اس تعلیمی ادارے کی بنیاد معروف مجاہد حاجی ترنگزئی[3] (مہمند حاجی صاحب) نے رکھی تھی۔ جب شیخ رحمہ اللہ کی عمر آٹھ سال کی تھی اور آپ تیسری جماعت میں پڑھ رہے تھے تو آپ نے ناظرہ قرآن مکمل کرلیا۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ چوتھی جماعت میں ترجمہ قرآن پڑھنا شروع کیا اور پھر پانچویں جماعت میں فارسی کی بعض کتب کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن بھی مکمل کرلیا۔ اس دوران آپ نے اردو، ریاضی اور جغرافیہ وغیرہ بھی پڑھا۔ اس مذکورہ ادارے میں آپ چھ سال رہے اور یوں آپ نے بچپن ہی میں ابتدائی تعلیم مکمل کرلی۔[4]

مولانا عبد الوھاب صاحب (شہباز گڑھی) اور مولانا عبد الرزاق صاحب (صوابی) سے کتاب النحو، کتاب الصرف، نحو میر، زرادی، مفید الطالبین، مختصر القدوری، شرح مائۃ عامل مع الترکیب، مجموعہ منطق، ایساغوجی اور روضۃ الأدب کی کتابیں پڑھیں۔[5] اسی سال شرح ملا جامی، علم ادب میں المقامات الحریریۃ، علم فقہ (حنفی) میں شرح الوقایہ اول وآخر (مکمل) اور علم اصول الفقہ میں اصول الشاشی بھی پڑھیں۔ تیسرے سال کے اختتام پر آپ نے دورہ تفسیر القرآن میں شرکت کی غرض سے شاہ منصور (صوابی) گئے یہ شیخ رحمہ اللہ کا تفسیر القرآن کا پہلا باقاعدہ دورہ تھا اور یہیں سے شیخ نے دورہ تفسیر کی پہلی سند ۱۳۷۳ (۱۹۵۲ء) میں حاصل کی۔[6] شاہ منصور کے اس مذکورہ دورہ تفسیر کے بعد شیخ القرآن مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ (پنج پیر، صوابی) سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ مولانا میاں گل جان صاحب جو رشتے میں شیخ رحمہ اللہ کے خالو تھے۔ ان کے حلقہ درس میں شمولیت اختیار کرلی اور ان کے ہاں گڑیالی گاؤں تشریف لے گئے۔[7] مولانا محب اللہ صاحب سے بھی کئی کتب میں استفادہ کیا۔ پھر والد صاحب کے مشورے سے دار العلوم اسلامیہ عربیہ رستم میں داخلہ لیا، اس دوران دار العلوم کے اساتذہ مولوی عبد الحق قندھاری اور مولوی سیف الرحمن آف شہباز گڑھی مردان سے کتب پڑھیں۔[8]

چھٹے سال آپ نے مولوی فضل قدیم صاحب سے صدرا، مسلم الثبوت، خلاصۃ الحساب اور تصریح، جب کہ مولوی سیف الرحمن صاحب سے (جو کہ اس سال مدرسہ میں واپس آئے تھے) ھدایۃ آخرین پڑھیں۔ اور مردان میں دورہ میراث کیا۔ پھر آپ نے اسی مدرسے کا انتخاب کیا، مولوی فضل قدیم صاحب سے مشکوۃ المصابیح اور بیضاوی پڑھیں (مولوی فضل قدیم صاحب مشکوۃ میں مولوی نصیر الدین غور غوشتوی کے شاگرد تھے) مولانا عبد السلام چغرزوی سے جلالین اور قاضی مبارک (منطق) کی کتابیں پڑھیں۔[9] ساتویں سال کے اختتام پر شیخ رحمہ اللہ نے چند احباب کے مشورے سے طے کیا کہ دورہ تفسیر القرآن پڑھنے کے لیے جناب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے پاس گئے اور دورہ تفسیر کیا۔[10]

آپ نے دورہ حدیث پڑھنے کے لیے جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا، وہاں شیخ الحدیث مولانا عبد الرحمن بہودی صاحب دورہ حدیث پڑھاتے ہیں، لہذا آپ نے لاہور سے جامعہ اسلامیہ (اکوڑہ خٹک) کارخ کر لیا۔ جامعہ اسلامیہ (اکوڑہ خٹک) میں آپ نے شیخ الحدیث مولانا عبد الرحمن بہودی سے صحیح بخاری (جلد اول) اور جامع ترمذی پڑھیں، صحیح بخاری جلد دوم مولانا عبد القدیم کامل پوری صاحب سے پڑھی، سنن نسائی مولانا عبد الشکور بہودی صاحب سے اور موطاء امام مالک، موطاء امام محمد اور مشکل الآثار دوسرے اساتذہ سے پڑھیں۔

تفسیر واصول تفسیر میں شیخ عبد السلام کی علمی و تصنیفی خدمات

تفسیر واصولِ تفسیر میں شیخ عبدالسلام رستمی کی ب ڑی خدمات ٥یں - ان کو الل٥ تعالیٰ ن ے تفسیر میں جو ملک٥ دیا ت ھا و٥ ان کی خاصیت ت ھی- اس باب میں ان کی خدمات کی ایک طویل ف٥رست ہے- ۱۳۷۹ھ میں پنج پیر میں[11] جب کہ ۱۴۲۹ھ سے باقاعدہ طور پر یہاں دورہ تفسیر بھی ماہ شعبان و رمضان میں پڑھانا شروع کیا۔[12] اور مسلسل پڑھاتے رہے۔ رستم صوابی، تعلیم القرآن راولپنڈی،[13] اور پشاور[14] میں آپ نے دورہ ہائے تفسیر پڑھائے۔ سعودی عرب میں بھی دروسِ تفسیر کے لیے جاتے تھے۔ جن مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، قصیم، جدہ، ریاض اور طائف وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ حرم مکی میں مسجد حرام اور مدینہ میں مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مدینہ یونیورسٹی میں طلباء اور علماء کو دروس دیئے سعودی عرب کے علاوہ آپ نے متحدہ عرب امارات (دوبئی، ابو ظہبی، شارجہ) اور کویت کے تبلیغی دورے کیے اور اہم دروس دیئے۔[15]

تفسیر میں ا٥م علمی کام آپ کی تفسیر " احسن الکلام " ہے- جو پشتو زبان میں ایک تفسیری سوغات س ے کم ن٥یں ہے- اس طرح علوم القرآن پر ب ھی شیخؒ کا کام ن٥ایت ا٥م علمی وتحقیقی کام ہے- تفسیر واصول تفسیر میں شیخ کی تصنیفات کا تعارف اور من٥ج وخصائص ذیل میں پیش خدمت ٥یں:

۱- تنشیط الأذهان فی أصول القران" کا تعارف

علوم القرآن ایک ایسا فن ہے جس پر اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں مسلسل کام جاری رہا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں اس حوالے سے شاہ ولی اللہ کی کتاب "الفوز الکبیر" ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ شیخ عبد السلام الرستمی رحمتہ اللہ علیہ نے چونکہ اپنی ساری زندگی قرآن کی نشرواشاعت میں صرف کی اس لیے علوم القرآن کے حوالے سے مختلف کتابیں تالیف فرمائی۔ جن میں سے "تنشیط الأذهان فی أصول القران"، "نظم الدررفی ربط الأیات والسور" بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ جن میں علوم القرآن کی تقریباً تمام مباحث کو خوبصورت انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

اصول تفسیر پر آپ کی بنیادی کتاب ''تنشیط الأذهان فی أصول القران''[16] ہے۔ جو کہ مربعات از شیخ پنج پیر کے افادات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک جلد پر مشتمل ہے سب سے پہلے ایک جاندار مقدمہ ہے۔ جس میں عظمت قرآن کا بیان، آداب قرآن، تعریف قرآن، اسماء قرآن، نزول قرآن کی حکمت اور قرآن کریم جیسے موضوعات ہیں۔

اگر تنشیط الاذھان مدرسہ حسینہ کی نمائندہ کتاب مانی جائے تو بے جانہ ہو گا۔ اس کی اہمیت اس وجہ سے بڑھ جاتی ہے کہ اس میں روایتی طور پر علوم القرآن کی مباحث سے ہٹ کر ایک نئی جدت نظر آتی ہے۔ گویا اگر علوم القرآن میں عوام الناس کے حوالے سے توجہ طلب کام ہوا ہے تو اس میں کہیں نہ کہیں تنشیط الاذھان کا نام لیا جاسکتا ہے۔

علوم القرآن سے عام آدمی کے لیے کہ اپنے عقیدہ کو کیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا جائے اور قرآن کریم سے زندگی کے میدان میں کیسے استفادہ کیا جائے اس سلسلے میں یہ کتاب متعارف ہے تنشیط الاذھان میں جو مقاصد ثلاثہ بیان ہوئے ہیں اگرچہ وہ شیخ حسین احمد نیلوی کے افادات کا ہی نچوڑ ہیں مگر ان کی اہمیت بہر حال مسلمہ ہے۔ ان میں موضوعات قرآن کریم کو چھ اقسام پر منقسم کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں۔ توحید، سچائی رسالت، سچائی قرآن، آخرت پر ایمان، جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ تو گویا قرآن کریم کے اصل موضوعات دراصل یہ چھ موضوعات ہیں جن کے ضمن میں باقی مضامین آتے ہیں۔[17]

اگر انسان ان چھ بڑے مضامین کے حوالے سے قرآنی تعلیمات کا احصاء کرلے اور پھر اس ضمن میں تفاسیر اور ساتھ ساتھ مجموعات احادیث اور شروحات احادیث کا مطالعہ کرلے تو دین کے ایک بڑے حصہ میں کماحقہ آگاہی حاصل کرنا ممکن نہیں رہتا۔ تنشیط الاذھان میں بھی مسئلہ بہر حال اسی طرح ہی برقرار ہے اگرچہ چھ بڑے موضوعات و مضامین کا تعین تو ہو گیا۔ مگر آیات الأحکام کے حوالے سے، سماجی زندگی کے حوالے سے، معاشی و بین الاقوامی اصول کے حوالے سے قرآنی تعلیمات، قرآنی علوم کے حوالے سے یہاں بھی کچھ نہیں ملتا۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ قرآن کا بنیادی مقصد انسان کو اپنے رب سے متعارف کرانا ہے اور اس طور پر کرانا ہے کہ وہ تنہا ساری کائنات کا مالک اور انسان کے لیے اس کی زندگی میں سب سے اہم جزو ہستی ہو۔

تنشیط الاذھان کے تین مقاصد:

اس کتاب میں شیخ کا منہج یہ ہے کہ اس میں انھوں نے تین مقاصد ذکر کی ہیں جو اس کا ایک اہم مبحث ہے۔ پہلا مقصد عقیدہ کی درستگی پر مشتمل ہے۔ دوسرا مقصد عقلی اور نقلی دلائل پر مشتمل ہے۔ جن کے ذریعے ذات باری تعالیٰ اور اس کی الوھیت کا ادراک ممکن ہوتا ہے ان دلائل کی مختلف اقسام ہیں جیسے دلائل نفسہ اور دلائل آفاقیہ وغیرہ وغیرہ۔ تیسرا مقصد نافرمان لوگوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی زجر، ناراضگی اور ان سے کیے جانے والے شکوؤں پر مشتمل ہے۔ جن میں عام طور پر وہ آیات داخل ہیں جو ایسے لوگوں کے دنیاوی واخروی انجام سے باخبر کراتی اور ڈراتی ہیں۔ اسی طرح دوسری طرف فرمانبردار لوگوں کے حسن ایمان اور دین و دنیا کی فلاح کے حوالے سے آگاہ کرتی ہیں۔ ان مقاصد کی مزید تفصیل حسب ذیل ہے:

پہلا مقصد

عقیدہ سے متعلق دروس پہلا مقصد ہے، یہ مقصد برصغیر پاک وہند میں ہر مکتبہ فکر اور دینی حمیت اور دعوتی تنظیم سے وابستہ لوگوں کا طریقہ کار رہا ہے۔ اور اس کی بنیاد قرآنی ثقافت کی نشرواشاعت ہے۔ حسینی مدرسہ میں اس کو مقصد اول کے طور پر نہ صرف شمار کیا گیا بلکہ اسی کو بنیاد

بناتے ہوئے عملی دنیا میں بھی توحید اور ذات باری تعالیٰ کی پہچان کو ہر مخاطب تک پہنچانے کے لیے جو تگ ودو اس مدرسہ کے حاملین نے کی وہ شاید کسی اور کے حصہ میں نہیں آسکی کہا جاتا ہے کہ (تعرف الاشیاء باضدادھا) کہ چیزیں اپنی اضداد (متضاد) سے پہچانی جاتی ہے۔ شیخ عبد السلام الرستمی نے رد بدعت اور رد شرک کو اپنی زندگی کا بنیادی مقصد بنایا۔

تنشیط الاذھان میں چھ اصول کا تجزیاتی مطالعہ

پہلا مقصد چھ اصولوں پر مشتمل ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ توحید

قرآن کریم کے موضوع کا مسئلہ برصغیر پاک وہند کے علماء کے ہاں ایک بنیادی مسئلہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ شیخ عبد السلام نے علماء سلف کے اقوال سے بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کا مرکزی موضوع اور نکتہ توحید ہے۔ شیخ عبد السلام رستمی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں قرآن کریم کا موضوع توحید ہے کیونکہ اس میں توحید کی تمام اطراف کی حفاظت ممکن ہوئی اور کفر وشرک جو کہ توحید کے مقابل چیزیں ہیں کی نفی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لاَ إِلَٰهَ إِلاَّ هُوَ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ - [۱۸]

ترجمہ: اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اسی کی پیروی کرو۔ اس (پروردگار) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کرلو۔

دوسرا اور تیسرا اصول: (صدق رسول اور صدق قرآن)

تصور صدق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعنی رسول ﷺ کی سچائی کا تصور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول ہے اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب جو قیامت تک کی انسانیت کے لیے سرچشمہ ہدایت وفلاح ہے وہ آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور قیامت تک نہ کوئی اور دوسرا پیغمبر آئے گا اور نہ کسی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں کوئی پیغام اترے گا تو گویا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور رسول ہے۔ اس عقیدے کو سچ ثابت کرنے کے لیے شیخ عبد السلام الرستمی نے چودہ مختلف وجوہات ذکر کی ہیں۔[۱۹]

چوتھا اصول: (آخرت پر ایمان)

چوتھے فصل میں آخرت کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ دنیا کی زندگی اور یہ کائنات ایک نہ ایک دن ختم ہو جانی ہے جس کے بعد قیامت وقوع پذیر ہو گی جہاں انسان کے حوالے سے یہ فیصلہ کرنے کے بعد کونسا جنتی اور کونسا جہنمی اور گنہگار مومنین کو اپنے حصے کی سزا کاٹنے کے بعد دوبارہ جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے بعد موت کو بھی جنت اور جہنم کے درمیان ایک منڈھے کی شکل میں ذبح کر دیا جائے گا۔ جس کے بعد موت کو بھی موت آجائے گی۔ اس عقیدے کو عقیدہ آخرت کہتے ہیں اور حیات بعد الممات کہتے ہیں ایمان بالاخرت کے حوالے سے چھ تعبیرات موصوف نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں۔[۲۰]

(۱) ایمان بالاخرت مومن کے عقائد میں سے ہیں۔

(۲) اس کا انکار ہلاکت اور مصائب کی بنیاد ہے۔

(۳) ایمان بالاخرت کے انکار کے کیا کیا طریقے اور شبہات ہیں جن کو قرآن کریم نے ذکر کیے ہیں۔

(۴) اثبات آخرت اور منکرین کی شبہات کو دور کرنے کے کون کونسے طریقے ہیں۔

(۵) آخرت کے کون سے نام اور اوصاف ہیں جو قرآن کریم میں ذکر کیے گئے ہیں۔

(۶) حیات اور آخرت کے کیا کیا احوال ہیں۔[۲۱]

پانچواں اصول: (جہاد فی سبیل اللہ)

جہاد فی سبیل اللہ جو کہ توحید کے بعد سب سے بڑی اور تفصیلی فصل ہے۔[۲۲] تنشیط الاذھان میں جتنی بھی تفصیل آتی ہے اس کی بنیاد ان کی پشتو کی کتاب ترتیب الجہاد فی مقابلۃ اھل الالحاد ہے۔ اور یہ کتاب اس وقت لکھی گئی جب موصوف افغانستان میں روس کے خلاف عملی طور پر میدان میں بر سر پیکار تھے۔

چھٹا اصول: (انفاق فی سبیل اللہ)

چھٹے اصول میں قرآن کریم کے حوالے سے انفاق فی سبیل اللہ کا بیان ہے جن میں سے ایک صورت مالی جہاد کی تیاری اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اور اس حوالے سے شریعت میں ان لوگوں کا کیا مقام ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کا ذکر کن الفاظ میں ہوا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ دراصل اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے ایک خاص حصہ اس کی مخلوق میں سے مستحق افراد کا حصہ ہے اس حوالے سے شیخ رحمہ اللہ نے مختلف قرآنی آیات ذکر فرمائی ہیں۔

۲- الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات کا تعارف:

اصول التفسیر پر موصوف کے گراں قدر تحریر ''الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات'' ہے۔ جیسا کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کتاب قرآن کی مختلف سورتوں کا باہمی ربط، اسی طرح سورتوں کی آیات کا باہمی ربط تلاش کرنے میں ایک خوبصورت علمی کاوش ہے۔ موصوف نے چونکہ اپنی زندگی کا بڑا حصہ درس قرآن دیتے ہوئے گزارا اور چونکہ موصوف کا ماضی دراصل مکتب حسینیہ ہے، اس سے درس میں منہج حسینیہ واضح طور پر جھلکتا نظر آتا ہے۔

ربط سور اور آیات کے حوالے سے کتاب الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات کا طریقہ اور منہج۔ ربط سور اور آیات کے حوالے سے شیخ کا منہج ایک ممتاز اور منفرد ہے اگرچہ اس حوالے سے اور بھی کتب لکھی گئی ہیں لیکن اس کتاب میں موصوف نے جو منہج اختیار کیا ہے وہ واقعی منفرد ہے یہ کتاب ربط اور مناسبت کے حوالے سے کوئی نئے اصول نہیں بتاتی۔ بلکہ تنشیط الاذھان میں جو چھ اصول مذکور ہیں انہی کے مطابق بحث کرتی ہے۔ یہ اصول حسب ذیل ہیں:

(۱) شروع میں سورت کا نام اور اس کی مکی اور مدنی حیثیت بتاتے ہیں

(۲) بسم اللہ کا سورت کے جو مضامین ہیں ان کے درمیان تعلق بتاتے ہیں

(۳) دعوی سورت بتاتے ہیں

(۴) خلاصہ سورت بتاتے ہیں اور اگر سورت لمبی ہو تو دو خلاصے بتاتے ہیں خلاصہ اجمالی اور خلاصہ تفصیلی

(۵) کسی بھی سورت کا ما قبل سورت سے ربط بتاتے ہیں

(۶) سورت کی امتیازی انفرادیت بتاتے ہیں۔[۲۳]

قصار سور کے حوالے سے لکھتے ہیں مثلاً سورۃ التکویر، سورۃ التکویر مکی سورت ہے سورۃ لھب کے بعد نازل ہوئی اس کے بعد لکھتے ہیں:

''بسم الذی تلتجی إلیه القلوب یوم البعث والنشور، الرحمن الذی شملت نعمه جمیع الأحیاء وأهل القبور، والرحیم الذی أرضی عباده المقربون بأعمالهم وقت الحضور''[٢٤]

ترجمہ: اس ذات کے نام سے شروع جس کی طرف قیامت کے دن دل متوجہ ہونگے اور وہ رحمن ذات جس کی نعمتیں زندوں اور مردوں سب پر مشتمل ہیں اور وہ رحیم ذات جو اپنے مقربین بندوں کو راضی کرلے گی جب وہ ان کے پاس پیش ہونگے۔

۳- تفسیر احسن الکلام کا تعارف اور خصائص و ممیزات

تفسیر احسن الکلام شیخ عبدالسلام کی پشتو تفسیر ہے۔ اس تفسیر کا آغاز جیل سے ہی ۱۹۹۰ء میں ہوا، نو جلدوں پر مشتمل یہ تفسیر گیارہ سال میں مکمل ہوئی۔ اس تفسیر کی آخری طباعت جامعہ عربیہ اشاعت توحید و سنت پشاور سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔ تفسیر احسن الکلام کا انداز بیان باقی تفاسیر سے منفرد ہے، تفسیر احسن الکلام کی خصوصیات میں سے چند درجہ ذیل ہیں:

ا۔ سورتوں کے باہمی ربط کا اہتمام

اس تفسیر میں سورتوں کا باہمی ربط بیان کیا گیا ہے، ہر سورت کے شروع میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس کا ماقبل کے ساتھ ربط کیا؟ خواہ وہ ربط ظاہری ہو، خیالی ہو، حسی ہو، عقلی ہو، کلی ہو اور یا جزئی ہو۔ اس ربط کی ایک وجہ ہو یا زیادہ ہو۔ مثال سورۃ بقرۃ کا سورۃ الفاتحہ کے ساتھ ملاحظہ ہو ''سورۃ الفاتحہ کا سورۃ بقرۃ کے ساتھ ربط نئی وجوہ سے ہے، سورۃ البقرۃ میں سورۃ الفاتحہ کے اجمالی مضامین کی تفصیل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں الحمد للہ کا ذکر ہے سورۃ بقرۃ میں اسماء الحسنٰی، خالق اور رب کی صفات کا ذکر ہے۔ اسی طرح سورۃ الفاتحہ میں رب العالمین کا ذکر ہے اور سورۃ البقرۃ میں اس صفت کا اثبات سورۃ بقرۃ کی آیات ۲۱، ۲۲ اور ۲۸ تا ۳۰ میں کیا ہے۔ یعنی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ-

۲۔ آیات کے باہمی ربط کا اہتمام

اس تفسیر میں آیات کے باہمی ربط کو نئے انداز میں بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ زیر تحقیق تفسیر میں واضح ہے۔ مثال سورۃ آل عمران نمبر ۱۳۰ تا ۱۳۲ (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً) کا ربط بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''کہ اس چیز سے بچنا مراد ہے جو آگ کا سبب بنے اور وہ حرام کو حلال کہنا ہے، ایسا کہنا کفر ہے اس لیے فرمایا کہ پھر اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ تیسری آیت کا ربط بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''یہ آیت کریمہ ماقبل کے مقابل ہے، یعنی اس میں عذاب کا سبب ذکر ہوا جبکہ اس آیت کریمہ میں رحمت کا سبب ''عذاب سے بچنا'' ذکر ہوتا ہے جو تمام احکام خصوصاً ربٰو کے احکام میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے''۔[۲۵]

۳۔ بیان دعوی السورۃ

اس تفسیر میں سورت کے شروع میں اس سورت کا دعویٰ بیان کیا گیا ہے، دعوی سے مراد وہ مضمون ہے جس کے ساتھ پوری سورت کے مضامین وابستہ ہوں اور اس کی وضاحت کرتے ہوں، سورۃ کا دعوی ایک بھی ہوتا ہے اور متعدد بھی ہوتے ہیں۔

سورۃ النساء کا دعویٰ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے، ''ایسے امور کا ذکر کرنا جو مظالم کو دفع کرتے ہو، جیسا کہ کمزور انسانوں ''یتیم، کم عقل اور عورتوں) پر ظلم کرتا ہو ہے، اس سورۃ میں ان کی دفاع کے لیے دو قسم کے امور ذکر ہوتے ہیں، پہلی قسم تدبیر منزل دوسری قسم ملک کی سیاست کے امور، جن کا اجراء کتاب و سنت'' شرعی نظام ہے اور عسکری نظام چلانا ایسی طرح ظلم اللہ تعالیٰ کے حق میں شرک کرنا ہے جس سے دفاع شرک کی قباحت کو ذکر کرنے کے ساتھ ہے۔

۴۔ سورتوں کے نام اور وجہ تسمیہ

اس تفسیر میں بعض سورتوں کے دیگر نام بیان کئے ہیں اور کبھی کبھار ان کی وجہ تسمیہ کو بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً سورۃ بقرۃ کے حوالے سے لکھا ہے "کہ ان کے اسماء میں سے "فسطاط القرآن" ہے، فسطاط اس بڑے خیمے کو کہا جاتا جو بہت سارے لوگوں کا احاطہ کرتا ہو، اسی طرح یہ سورۃ بڑے اور زیادہ مضامین کو شامل ہے، مثلاً سیاست، جہاد، آداب اسلامیہ اور بنی اسرائیل کی تاریخ وغیرہ اسی طرح اس سورۃ کو "سنام القرآن" بھی کہا جاتا ہے، اور سنام اونٹ کے پشت کو کہا جاتا ہے، اسی طرح یہ سورۃ دیگر سورتوں کے لیے کوہان کے مانند ہے۔ اسی طرح ان کے اسماء میں سے "الزہراء" بھی ہے، کیونکہ یہ سورۃ مع سورۃ آل عمران قیامت کے دن ان کے پڑھنے والوں کے سر پر روشنی کے تاج ہوں گے"۔[۲۶]

۵۔ سورتوں کا خلاصہ

اس تفسیر میں سورتوں کا اجمالی اور تفصیلی خلاصہ بیان کیا گیا ہے، چھوٹی سورتوں کا صرف خلاصہ بیان کیا گیا ہے جبکہ لمبی سورتوں کے خلاصے کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سورۃ التوبہ کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ یہاں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ سورۃ التوبہ چار حصوں میں تقسیم ہے، پہلے حصے میں مشرکین کے ساتھ قتال دوسرے حصے میں اہل کتاب کے ساتھ قتال تیسرے حصے میں منافقین کی مثالیں ذکر ہوئیں اور چوتھے حصے میں مومنین کی صفات ذکر ہوئیں"۔ اس کے بعد جو حصہ شروع ہوتا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے مثلاً پہلے حصے کے بارے میں "کہ یہ حصہ آیت نمبر ۲۸ تک ہے، اس میں مشرکین کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں، قتال سے چار موانع کا بیان ہیں، قتال کی تیرا علتوں کا ذکر ہے اور پر ابھارنے کا ذکر ہے۔"[۲۷]

۶۔ مفردات کی تشریح کا اہتمام

اس تفسیر میں گاہے گاہے مفردات کی وضاحت کی گئی ہے جس سے پشتو زبان کی دیگر تفاسیر عاری ہیں۔ مفردات کی وضاحت مختلف انداز سے کی گئی ہے مثلاً: "فور" کے متعلق آیت کریمہ "بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ "[۲۸] کے ذیل میں لکھا ہے۔ "کہ فور اصل میں "ہانڈی کے جوش مارنے" کو کہا جاتا ہے اس سے سرعت و جلد بازی مراد لیا جاسکتا ہے اور کبھی غضب و غصے کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ لیکن یہاں فور سے مشرکین کا فوری اور جلدی یا غصے اور جوش میں آنا مراد ہے۔ اور یہ غضب مشرکین میں بدر میں شکست کھانے کی وجہ سے پیدا ہوا۔

۷۔ تفسیر بالماثور کا اہتمام

اس تفسیر میں تفسیر بالماثور یعنی تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالسنۃ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور تفسیر القرآن باقوال الصحابہ رضی اللہ عنہم والتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا بھی اہتمام کیا ہے، جبکہ اس تفسیر میں روایات ضعیفہ اور اسرائیلیات سے مکمل اجتناب کیا ہے۔

نتائج تحقیق:

۱. شیخ عبد السلام ایک مایہ ناز مفسر تھے جو مولانا حسین علی الوانیؒ کے طرز پر تفسیر پڑھانے کی مہارت رکھتے تھے۔
۲. شیخ عبد السلام نے تنشیط الاذھان کے نام سے علوم القرآن میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں انھوں نے تین مقاصد لکھے ہیں اور پہلے مقصد کے ضمن میں چھ اصول ذکر کی ہیں جو دیگر مفسرین سے منفرد علمی کام ہے۔

۳. اصول التفسیر پر مولانا عبدالسلام کے گراں قدر تحریر ''الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات'' ہے۔ جیسا کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کتاب قرآن کی مختلف سورتوں کا باہمی ربط، اسی طرح سورتوں کی آیات کا باہمی ربط تلاش کرنے میں ایک خوبصورت علمی کاوش ہے۔

۴. تفسیر میں احسن الکلام ایک عمدہ تفسیر ہے اس تفسیر میں بہت عمدہ اسلوب کے مطابق مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ تفسیر پختون خطے میں تفسیر کے ہر استاد اور شاگرد کی ضرورت ہے۔

سفارشات

۱. الدرد المنظومات فی ربط السور والآیات'' میں شیخ عبدالسلام نے جو اصول ذکر کی ہیں ان اصولوں کا ان کی تفسیر احسن الکلام میں اطلاق جائزہ لینے کی سفارش کی جاتی ہے۔

۲. شیخ عبدالسلام نے تفسیر میں جو علمی توجیہات لکھی ہیں ان توجیہات کو جمع کرکے اس کا تجزیہ کرنے کی تجویز دی جاتی ہے۔

حوالہ جات

---

[۱] عبدالسلام رستمی دژوند حالات، سید الابرار ہاشمی، الجامعہ العربیہ، کوہاٹ، ص ۴،۳

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, Aljamia Al Arabiya, Kohat, P: 3,4

[۲] عبدالسلام رستمی دژوند حالات، سید الابرار ہاشمی، الجامعہ العربیہ، کوہاٹ، ص ۴،۳

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, Aljamia Al Arabiya, Kohat, P: 3,4

[۳] حاجی ترنگزئی، جاوید عزیز، ادارہ تحقیق وتصنیف، ۱۹۸۳ء، ص ۳۷

Haji Turangzai, Javed Aziz, Idara Tahqeeq wa Tasneef, 1983, P: 37

[۴] عبدالسلام رستمی دژوند حالات، ہاشمی، ص۔۲۱

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, , P: 21

[۵] تذکرہ، پروفیسر گوہر علی، گورنمنٹ کالج آف منیجمنٹ سائنسز پشاور، ص:۲،۳

Tazkira, Professor Gohar Ali, Govt Collage of Manigment sciences Peshawar, P: 2, 3

[۶] تذکرہ شیخ عبدالسلام رستمی رحمتہ اللہ، ص:۴

Tazkira, Professor Gohar Ali, P: 4

[۷] سیرت شیخ القرآن، توحیدی السلفی، ص۔۱۳

Seerat e Sheikh ul Quran, Tuheedi Salafi, P:13

[۸] تذکرہ شیخ عبدالسلام رستمی رحمتہ اللہ، ص:۴

Tazkira, Professor Gohar Ali, P: 4

[۹] شیخ رستمی دژوند حالات، ہاشمی، ص۔۱۶، ۱۷

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, , P: 16, 17

[۱۰] تذکرہ شیخ عبدالسلام رستمی رحمتہ اللہ، ص:۶

Tazkira, Professor Gohar Ali, P: 6

[۱۱] شیخ عبدالسلام رستمی دژوند حالات، ہاشمی، ص ۷۰

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, , P: 70

[12] شیخ رستمی د ژوند حالات، ہاشمی، ۸۰

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, , P: 80

[13] تذکرہ شیخ عبد السلام رستمی رحمہ اللہ: ص:۹

Tazkira, Professor Gohar Ali, P: 9

[14] نفس مصدر

Ibid

[15] شیخ عبد السلام رستمی د ژوند حالات، ہاشمی، ۳۰

Abdul Salam Rustami da Jawand Halat, SyedAl Abrar Hashami, , P: 30

[16] تنشیط الاذھان فی تفسیر اصول القرآن، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی، طبع اشاعۃ التوحید والسنۃ بڈھ بیر پشاور پاکستان، ص:۲۲

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, Ishyat u tawheed wa Sunna Badbir Peshawar, P: 22,

[17] تنشیط الاذھان،، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی، ص:۱۱۴

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami: 144

[18] سورۃ الأنعام:۶:۱۰۶

Sura Al Imran, 6: 106

[19] تنشیط الاذھان، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی:۱۶۳

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami,P: 163

[20] تنشیط الاذھان،، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی ص:۹۶

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, P: 96

[21] تنشیط الاذھان،، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی ص:۹۶

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, P: 96

[22] تنشیط الاذھان، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی:۲۷۳

Tanshetul Azhan, Abu Zakariya Abdul Salam Rustami,P: 273

[23] الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی، دار التفسیر الجامعۃ العربیۃ، بڈھ بیر پشاور پاکستان، ص:۳۸

Adurar ul Manzomat fe rabt e Suwar wal Ayat, Shaikh Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, Darutafseer Jamia Al Arabiya Peshawar,2016, P: 38

[24] الدرر المنظومات فی ربط السور والآیات، شیخ ابوزکریا عبد السلام الرستمی، دار التفسیر الجامعۃ العربیۃ، بڈھ بیر پشاور پاکستان، ص:۳۸

Adurar ul Manzomat fe rabt e Suwar wal Ayat, Shaikh Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, Darutafseer Jamia Al Arabiya Peshawar, 2016P: 38

[25] احسن الکلام، عبد السلام رستمی، دار التفسیر الجامعۃ العربیۃ، بڈھ بیر پشاور پاکستان، ج۳، ص۴

Tafseer Ahsan ul Kalam, Shaikh Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, Darutafseer Jamia Al Arabiya Peshawar,2010, 3/ 4

[26] احسن الکلام، عبد السلام رستمی، ج۱، ص۳۵

Tafseer Ahsan ul Kalam, Shaikh Abu Zakariya Abdul Salam Rustami, 1 / 35

[27] نفس مصدر، ص۴۹۶

Ibid, 496

[28] سورۃ آل عمران ۳/۱۲۵

Sura Al Imran, 3: 125